طالبان افغانستان کی شرعی حکومت میں چند روز

مولانا عبدالقیوم حقانی

پاک افغان سرحد پر پاکستانی حکام کی رکاوٹ

یہاں پر ظہر کی نماز ادا کی اور سوئے منزل روانگی ہوئی

ابھی چند لمحے گزرے تھے کہ قافلہ پاک افغان سرحد پر پہنچ گیا پاکستانی حکومتی کارندوں نے روڈ بلاک کر دیا مقامی افسر نے مولانا سمیع الحق صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر پاسپورٹ طلب کیا اور پھر بتایا کہ صبح سے ملک بھر کی مختلف ایجنسیوں کے فون پر فون آ رہے ہیں کہ مولانا سمیع الحق نے افغانستان جانا ہے اور یہیں سے گذرنا ہے ابھی گزرے ہیں کہ نہیں ؟ ان کے ساتھ کون کون ہیں ؟ الوداع کہنے والے کون ہیں ؟ آگے لینے والے کون ہیں ؟ قافلہ کتنا ہے اوران کے کیا عزائم ہیں ؟

قافلہ کافی دیر رکا رہا۔ پاکستان کے حکمرانوں کے کچھ مقاصد تھے ادھر منتظر طالبان اور ان کا سیکورٹی سٹاف اور طالبان قیادت شدت سے منتظر تھی۔ شرکاء قافلہ پریشان تھے کہ نفاذ شریعت کی مقدس سرزمین کی سرحد پر پہنچ کر کہیں محروم نہ کر دیئے جائیں انہوں نے بارگاہ صمدیت میں اخلاص سے دعائیں شروع کر دیں اپنے اوراد و وظائف پر توجہ اور پھر مولانا سمیع الحق کے حکومت پاکستان کے ذمہ داروں سے ردو کد کے بعد بالآخر مسبب الاسباب کے فضل و کرم سے راستہ کھول دیا گیا اور مولانا سمیع الحق کے پاسپورٹ پر خروج کی مہر لگانے پر اکتفا کیا گیا افغانستان کی سرحد میں داخل ہوئے تو طالبان کے حفاظتی دستوں سیکورٹی کے عملے اور مقامی قیادت نے قافلے کو اپنے ہاں کے روایتی انداز میں اپنی حفاظت میں لے لیا۔

سپین بولدک پر استقبال

جب قافلہ قدرے آگے بڑھا تو افغانستان کے سرحدی علاقہ سپین بولدک میں طالبان کی قیادت ، اعلیٰ حکام اور حکومت کے مختلف عہدیداروں ، علماء و مشائخ دارالعلوم حقانیہ کے ریحانی استاذ اور مولانا کے تلامذہ نے استقبال کیا

ہیلی کاپٹروں کی بجائے بائی روڈ سفر کو ترجیح

طالبان کی قیادت اور مقامی حکام کی خواہش تھی کہ یہیں سے قافلہ کو ہیلی کاپٹروں کے

ذریعہ قندہار لیجایا جائے چنانچہ کوئٹہ میں طالبان رہنماؤں کا بھی یہی اصرار تھا مگر مولانا سمیع الحق کا اصرار تھا کہ چودہ سالہ جہاد اور اس وقت نفاذ شریعت کی وجہ سے یہ سرزمین مقدس ہے اس کے کھنڈرات یورپ و امریکہ کے باغات پر کروڑ ھا درجے فوقیت رکھتے ہیں یہاں کی گرد و غبار کے ذرات مقدس ہیں یہاں کی سرزمین میں شہیدوں کا لہو ہے۔

اس زمین میں جتنا چلا جائے یہاں کے گرد و غبار سے جتنی محبت کی جائے اور یہاں کی مقدس فضاؤں میں زندگی کے جتنے سانس گزارے جائیں بس یہی متاع زیست ہے۔

فرمایا ہم تو چاہتے ہیں کہ اس سرزمین پر پاؤں سے نہیں بلکہ پلکوں کے بل چلیں ایک ایک چپہ پر سجدہ شکر بجا لائیں ایک ایک درخت ایک ایک دیوار اور ایک ایک پتھر اور یہاں کی زمین کے ذرہ ذرہ سے زبان حال سے جہاد کی داستان سنیں۔ چونکہ مولانا کسی طرح بھی ہیلی کاپٹروں کے ذریعہ قندھار جانے کے لئے رضامند نہیں تھے اس لئے یہاں کی قیادت نے خوب سرکاری پر پروٹوکول کے ساتھ ہائی ایس ' فلائنگ کوچوں ' پجارو اور کروزین گاڑیوں کا انتظام کر رکھا تھا ارکان قافلہ کو گاڑیوں میں بٹھا کر آگے سوئے منزل روانگی کا پروگرام مرتب کر لیا گیا۔

شوق منزل

اب قافلہ سوئے منزل رواں ہوا دھوپ سامنے کی تھی سورج کی تمازت میں حدت تھی مگر ذوق عشق و محبت' ایمانی ولولے اور تحریک طالبان اور نفاذ شریعت کی مہم سے شعوری' والہانہ' اور جذباتی تعلق نے مشکل کو آسان اور کانٹوں کو پھولوں کا سیج بنا دیا۔

گرمی کی شدت ' سڑک کے گڑھوں ' گرد و غبار کے بادلوں ' کھنڈر راستوں ' اجڑی بستیوں ' تباہ حال شہروں ' تباہ حال معیشت کے مناظر پس منظر میں روسی بربریت کا تصور اور ان کی سفاکانہ یلغار کا تصور اور روسی جارحیت کے تباہ کن اثرات نے فکر و ذہن اور تخیل کی دنیا کو ہلا کے رکھ دیا تھا شام کے چار بج رہے تھے پیاس نے بھی ساتھیوں کو بے تاب کر دیا تھا امیر قافلہ حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ کو بھی شرکاء قافلہ کی طرح گرمی کی حدت اور سفر کی شدت نے بشری فطری تقاضوں کے پیش نظر متاثر کر دیا تھا۔ کہ اچانک سڑک کے بائیں جانب ایک چھوٹی سی بستی پر نظر پڑی پانی کی مشین لگی ہوئی تھی زمین سیراب ہو رہی تھی اور آنے جانے والے مسافر حسب

ضرورت غسل وضو اور پینے کے لئے پانی استعمال کر رہے تھے۔
مولانا سمیع الحق نے اپنی گاڑی روک لی تو سارا قافلہ رک گیا تقاضے پورے کئے وضو بنایا افغانی رہنما اور سوال محمد حکیم نے قریب کی افغانی دکان سے سردوں کی خریداری شروع کر دی اس دکان میں ایک طرف پرانا بوریا بچھا دیا امیر قافلہ قائد محترم مولانا سمیع الحق مولانا اسفندیار خان اور دیگر بزرگ علماء کو اس پر بٹھا یا اور خود سردے (افغانی خربوزے)کاٹ کاٹ کر سامنے رکھنے شروع کر دیے دیگر رفقاء کو بلایا گیا تو دکاندار کی چاندی بن گئی سردوں پر سردے کاٹے جا رہے ہیں اور شرکاء قافلہ تناول فرما رہے ہیں یہاں پاکستان میں جو سردہ ساٹھ روپے میں ملتا ہے وہاں اس کی قیمت چھ روپے سے بھی کم بنتی تھی اتنے بڑے قافلے نے خوب جی بھر کر سردے کھائے جس پر مجموعہ خرچ تین لاکھ افغانی آیا جو پاکستان کے غالباً" تین سو روپے بنتے ہیں۔ راستے میں جگہ جگہ پانی اور یا کہیں سبزہ زار ہوتا اور طالبان کی سیکورٹی اسٹاف کے ارکان مناسب سمجھتے تو قافلے کو روک لیتے ارکان قافلہ کو ٹھنڈے اور تازہ پانی اور سبزہ زار سے لطف اندوز ہونے کا موقع فراہم کرتے تھکاوٹ بھی دور ہوتی تازگی اور نشاط حاصل ہوتا اور قریب کے کھنڈرات اور اجڑی بستیوں سے جہاد کے تاریخی پس منظر سوویت یونین کی درندگی اور مجاہدین کے استقامت و شجاعت کے تخیل سے ایمانی تازگی اور جہادی ولولہ کو مہمیز ملتی۔

مولانا سے افغانیوں کی محبت و اشتیاق اور ایک نظر دیکھنے کے لئے بے چینی و اضطراب

عصر کی نماز راستے میں پڑھی ہوا یوں کہ میری گاڑی کے ڈرائیور نے ایکسیلٹر دبایا اور قافلے سے آگے نکل گیا ان کا مزاج بھی تیز رفتاری کا تھا مگر مجھے قدم قدم پر کھنڈر سڑک پر اندیشہ ہائے پر خطر کی ڈیپریشن سے بھی واسطہ رہا ڈرائیور اگرچہ افغانی تھا مگر احقر سے دس بارہ سالہ قدیم تعلق کی بناء پر بے تکلف تھا اسے جب اندازہ ہوا کہ مجھے تیز رفتاری سے چڑ ہے تو اسنے مزید کرتب دکھائے۔ بے ہنگم گاڑی کو بھگاتا اور اپنے کرتب دکھاتا رہا اس بے جا اخلاص اور والہانہ محبت کی سزا اب تک بھگت رہا ہوں سفر افغانستان میں ملیریا ہو گیا جو ٹائیفائیڈ میں تبدیل ہو گیا۔ بہرحال ہم لوگ قافلے

<۳۰

سے بہت آگے نکل گئے عصر کی نماز کا وقت ہو گیا تھا دور سے سبزہ زار نظر آیا قریب آئے تو پانی کا نالہ تھا یہیں نماز پڑھنے کا فیصلہ کر لیا گاڑی روکی وضو بنایا نماز پڑھنے کے لئے قریب کے چھپر نما ہوٹل کے لئے جانے لگے تو حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ کی گاڑی بھی پہنچ گئی جبکہ ان سے قبل حضرت مولانا اسفندیار مدظلہ کی گاڑی بھی پہنچ چکی تھی وہ بھی ہمارے ساتھ نماز کے لئے رک گئے تھے۔

مولانا سمیع الحق مدظلہ نے ہمیں پانی کے کنارے دیکھا تو ظرافتہً فرمایا مولوی جہاں پانی دیکھتا ہے اسے وضو اور استنجا کرنا یاد آجاتا ہے ہم لوگوں نے معمول کے وقت سے قدرے قبل نماز پڑھ لینے کے لئے گاڑیاں روک دی تھیں مولانا اور ان کے قافلے کی رائے میں آگے کسی خاص متعین مقام پر نماز پڑھنے کا شوق تھا وہ آگے بڑھ گئے۔

ہم نے چھپر تلے نماز پڑھی مولانا اسفندیار مدظلہ امام تھے۔ نماز سے فارغ ہوئے گاڑیوں میں بیٹھے تو دور سے کچھ لوگ بھاگتے ہوئے نظر آئے ہم رک گئے چند لمحے بعد دو تین بوڑھے کچھ جوان اور بچوں کی ایک کثیر تعداد نے ہمیں گھیر لیا سواد اعظم اہل سنت کے مولانا اسفندیار کو انہوں نے دور سے نماز پڑھاتے اور پھر گاڑی میں بیٹھے دیکھ لیا تھا اور گاڑی ان کی نکل چکی تھی وہ لوگ کہنے لگے ہم نے صبح سے سنا تھا کہ اکوڑہ خٹک حقانیہ والے مولانا سمیع الحق آج یا کل قندہار آنے والے ہیں ہم نے اس چھپر تلے دور سے ایک بزرگ کو نماز پڑھاتے دیکھا اندازہ لگایا یہی مولانا سمیع الحق ہوں گے ہم نے ان کی زیارت و ملاقات کے لئے دوڑ لگائی مگر بدقسمتی سے چند قدموں کے فاصلے کے باوجود ان کی گاڑی ہم سے نکل گئی اور ہم ملاقات سے محروم رہ گئے۔ میں نے عرض کیا آپ خوش نصیب ہیں علماء سے اہل حق سے محبت کرتے ہیں مولانا سمیع الحق مدظلہ اس سے قبل تشریف لیجا چکے ہیں اور جن صاحب کو آپ نے دور سے دیکھا یہ کراچی کے مولانا اسفندیار تھے انہیں جب میری حقانیہ، حضرت بانی اور مولانا سمیع الحق مدظلہ سے نسبت کا انہیں علم ہوا تو دل و جان سے نچھاور ہو رہے تھے اور ان کے اخلاص و محبت اور شفقت و والہیت کا منظر دیدنی تھا۔

قندھار شہر میں داخلہ اور ریاست تشریفات میں تعارفی نشست

نماز مغرب سے قدرے قبل قافلہ قندھار شہر میں داخل ہوا شہر کے مختلف سڑکوں